خطبہ جمعہ

بعنوان

صراطِ مستقیم اور اس کے تقاضے

سلسلة منبر الحکمة

229

بتاریخ:18دسمبر 2020

بمطابق: ٢ جمادی الاولیٰ ١٤٤٢ ھج

بہ اہتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھم نکات

① ......صراطِ مستقیم کیا ہے؟

② ...... سورۃ الفاتحہ کا مرکزی مضمون

③ ......صراطِ مستقیم کے تقاضے

④ ......صراطِ مستقیم سے دوری کے اسباب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ ، لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وکفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا ، وأشْھَدُ أن لَا إلٰہَ إلّا اللہُ وَحْدَہ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَأشْھَدُ أنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ؛ أمّا بَعْدُ!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّھَا الْمُجْرِمُوْنَ ۞ اَلَمْ اَعْھَدْ اِلَیْکُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۞ وَاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ﴾ [یسن:58-59-60]

﴿وَ اَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ [الانعام:153]

﴿ وَعَدَکُمُ اللّٰہُ مَغَانِمَ کَثِیْرَۃً تَاْخُذُوْنَھَا فَعَجَّلَ لَکُمْ ھٰذِہٖ وَکَفَّ اَیْدِیَ النَّاسِ عَنْکُمْ وَلِتَکُوْنَ اٰیَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَیَھْدِیَکُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا﴾ [الفتح:20]

تمھید

توحید کی بجائے شرک، اسلام کی بجائے کسی اور نظام کی پیروی درحقیقت باطل پرستی اور سراسر گمراہی ہے۔ اسلام کا ایک ایک حکم صراطِ مستقیم اور پورا اسلام بھی صراطِ مستقیم ہے۔ اسلام ہی سیدھا راستہ اور رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ ھٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِیْمًا﴾ [الانعام:126]

”اور یہ تمہارے رب کا راستہ ہے سیدھا۔“

☆......اللہ تعالیٰ کے علاوہ غیر اللہ کی عبادت کے جتنے بھی طریقے ہیں وہ قطعاً صراطِ مستقیم نہیں، وہ راہِ ضلالت اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صراطِ جحیم ہے، خواہ وہ مظاہرِ قدرت کی عبادت ہو، جیسے: سورج، چاند، آگ، فرشتے، انبیاء اور صلحاء واتقیاء کرام۔ یا پھر نیک لوگوں کی قبروں کی پرستش ہو۔ بلکہ وہ سب اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار تھے۔

﴿لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَ لَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَ مَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ يَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا﴾ [النساء:172]

''عیسیٰ کو ہرگز اس سے عار نہیں کہ وہ اللہ کا بندہ ہو کر رہے اور نہ ہی مقرب فرشتوں کو عار ہے اور جو بھی اس کی بندگی سے عار رکھے اور تکبر کرے تو عنقریب وہ ان سب کو اپنے پاس جمع کرے گا۔''

☆...... جو لوگ کہتے ہیں کہ سلوک کی راہ میں جب انسان ''واصل الیٰ الحق'' ہو جاتا ہے تو اس سے عمل کی تکلیف ختم ہو جاتی ہے، کیونکہ اسے منزلِ مقصود حاصل ہو جاتی ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام دنیا میں ہمیشہ آخری دم تک صراطِ مستقیم پر چلتے رہے اور اسی راہ کی دعوت بھی دیتے رہے، پھر یہ جاہل لوگ کیسے سمجھ لیتے ہیں کہ اب ہم تکلیف کے دائرے سے نکل گئے ہیں!۔

صراطِ مستقیم کیا ہے؟

صراطِ مستقیم وہ چھوٹے سے چھوٹا خط ہے جو دو نقطوں کو آپس میں ملاتا ہے، بندہ مؤمن اور اس کے معبودِ حقیقی کے درمیان یہی ''صراطِ مستقیم'' ہے۔ اس سے ہٹ کر جو بھی راستہ ہے وہ مستقیم نہیں۔

☆......صراطِ مستقیم کو قرآن مجید میں ''طریق مستقیم'' ''سواء السبیل'' ''الصراط السوی'' کہا ہے۔

''صـــــــراط'' کے معنی راستہ کے ہیں، عربی لغت میں سین کے ساتھ سراط بھی پڑھا گیا ہے، اور دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔ 'مُستقیم' اس سیدھے راستے کو کہتے ہیں جو منزلِ مقصود کے قریب تر کر دے۔ منزلِ مقصود اللہ کا قرب، اس کی رضا اور جنت ہے۔ اس کے حصول کا وہی راستہ ''صراطِ مستقیم'' ہوگا جس کی طرف رسول اللہ ﷺ نے رہنمائی فرمائی ہے۔

قرآن مجید، سنتِ رسول، اسلام اور حق کی پیروی سبھی صراطِ مستقیم ہے۔ کتاب وسنت ہی اسلام کا اصل الاصول ہیں، انھی دونوں میں ہدایت اور رہنمائی ہے اور انھی کو مضبوطی کے تھامنے میں نجات ہے۔

☆......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سیدھا خط کھینچا اور فرمایا:

((هَذَا سَبِيلُ اللّٰهِ))

''یہ (سیدھا) اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔''

پھر اُس کے دائیں اور بائیں کچھ خط کھینچے اور فرمایا:

((هَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ، وَهَذِهِ السُّبُلُ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”یہ تمہارے رب کا سیدھا راستہ ہے، اور باقی راستوں میں سے ہر ایک راستہ پر شیطان ہے، جو اپنی طرف بلاتا ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ﴾ [الانعام:153]

”اور بیشک یہی میرا راستہ ہے بالکل سیدھا۔“

[حسن] مسند احمد: 4142

☆......اس لیے صراطِ مستقیم وہی ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے دعوت دی، جس پر آپ نے عمل کیا اور جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے پیروی کی۔ یہی اسلام ہے اور اسی کا نام قرآن وحدیث کی اطاعت وفرمانبرداری ہے۔

اس سیدھے راستے کے علاوہ دوسرے ٹیڑھے راستوں پر پر نہ چلو، کیونکہ وہ شیطان کے راستے ہیں۔ کفر، شرک اور ضلالت کے راستے ہیں۔ جنت اور حق کا راستہ صرف یہی سیدھا راستہ ہے اور یہی انبیاء اور ان کے پیروکاروں کا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ﴾ [یوسف:108]

”کہہ دیجئے! یہی میرا راستہ ہے، میں پوری بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں اور جنھوں نے میری پیروی کی ہے، اللہ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں سے نہیں ہوں۔“

☆......سیدنا عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے خطبہ میں فرمایا:

”سنو! میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمھیں ان باتوں کی تعلیم دوں جو تمھیں معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ نے آج مجھے اس بات کا علم عطا کیا ہے اور فرمایا:

((وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ، وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ))

”اور میں نے اپنے تمام بندوں کو (حق کے لیے) یکسو پیدا کیا ہے، پھر شیاطین ان کے پاس آئے اور انھیں ان کے دین سے دور کر دیا۔ جو میں نے ان کے لیے حلال کیا تھا، انھوں نے اِسے ان کے لیے حرام کر دیا۔“

صحیح مسلم:2865

صراطِ مُستقیم کی مثال:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا تو سر اوپر اور پاؤں نیچے زمین پر، وہ اسی طرح پاؤں کے بل چلتا ہے، اللہ نے آنکھیں دیکھنے کے لیے دیں ہیں، وہ دیکھ کر سیدھا اور اپنے آپ کو بچا کر چلتا ہے۔ یہی سیدھی چال ہے، مگر اس کے باوجود جو انسان الٹا سر کے بل چلے تو یہ الٹی چال ہوگی، اور حماقت کی دلیل بھی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم پر اور راہ ضلالت پر چلنے والوں کو ایک مثال سے اس طرح واضح فرمایا ہے:

﴿اَفَمَنْ يَّمْشِي مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾

[الملك:22]

''بھلا کیا وہ شخص جو اپنے منہ کے بل الٹا ہو کر چلتا ہے، زیادہ ہدایت والا ہے، یا وہ جو سیدھا ہو کر درست راستے پر چلتا ہے؟۔''

☆......سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صراط مستقیم کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا:

((ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ، وَعَلَى جَنْبَتَيْ الصِّرَاطِ سُورَان ، فِيهِمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ ، وَعلَى الْأَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاةٌ ، وَعَلَى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُول: أَيُّهَا النَّاسُ! ادْخُلُوا الصِّرَاطَ جَمِيعًا ، وَلَا تَتَعَرَّجُوْا ، وَدَاعٍ يَدْعُو مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ ، فَإِذَا أَرَادَ يَفْتَحُ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ ، قَالَ: وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ ، فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ ، وَالصِّرَاطُ الْإِسْلَامُ ، وَالسُّورَان: حُدُودُ اللهِ ، وَالْأَبْوَابُ الْمُفَتَّحَةُ: مَحَارِمُ اللهِ ، وَذَلِكَ الدَّاعِي عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ : كِتَابُ اللهِ ، وَالدَّاعِي مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ: وَاعِظُ اللهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ))

''اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال دی ہے،اور صراطِ مستقیم کے دونوں جانب چار دیواری ہے، اس چار دیواری کے دروازے کھلے ہوئے ہیں،اور دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں، ایک پکارنے والا اس راستے کے دروازہ پر کھڑا پکار رہا ہے: اے لوگو! تم سب اس راستہ میں داخل ہو جاؤ، اور ٹیڑھا پن مت اختیار کرو، اور دوسرا پکارنے والا اوپر سے پکار رہا ہے: جب کوئی ان دروازوں میں کسی کو کھولنا چاہتا ہے تو پکار والا (فرشتہ) کہتا ہے: تمہارے لیے ہلاکت ہو! اسے مت کھولو، اگر تم نے اسے کھولا تو اس میں داخل ہو جاؤ گے۔اور صراط اسلام ہے، چار دیواری اللہ کی حدود ہیں۔ کھلے دروازے اللہ کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔اور اس راستے کے سرے پر پکارنے والا اللہ کی کتاب (قرآن) ہے۔اور اس راستے کے اوپر سے پکارنے والا ہر مسلمان کے دل میں اللہ کی طرف سے واعظ (ضمیر / فطرت) ہے۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت فرمائی:

﴿وَ اللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ [يونس:25]

''اللہ تعالیٰ دارالسلام (جنت کی طرف) بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[حسن] مسند احمد: 17634

سُورۃ الفاتحہ کا مرکزی مضمون

......طلب ہدایت اور صراطِ مستقیم:

سورۃ فاتحہ چار حصوں پر مشتمل ہے:

①......سب سے پہلے اللہ کی حمد وستائش، صفات باری تعالیٰ اور اُس کی عظمت وجلال کا بیان ہے۔

②......پھر عبودیت اور بندگی کا اظہار، ہر ہر کام میں اللہ تعالیٰ سے مدد کی طلب ہے۔

③......اس کے بعد ہدایت مانگنے اور صراطِ مستقیم پر استقامت کی دعا ہے۔ اور انعام یافتہ لوگوں کا حوالہ دیا ہے۔

④......اور آخر میں صراطِ مستقیم سے دورغضبِ الٰہی کا شکار اور گمراہ لوگوں کو انعام یافتہ، ہدایت پر چلنے اور صدق دل سے صراطِ مستقیم پر استقامت کرنے والوں سے چھانٹ کر الگ کر دیا گیا ہے۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۞ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۞ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۞ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ﴾ [الفاتحۃ:1، 7]

☆......سورۃ فاتحہ میں پہلے دونوں حصے دراصل تیسرے حصے میں ہدایت طلب کے لیے بطور تمہید ہیں۔ اگر کسی انسان میں ہدایت کو حاصل کرنے کی سچی طلب ہے تو وہ سب سے پہلے حمد وثناء اور صفاتِ باری تعالیٰ، پھر اپنے بندہ ہونے کا اعتراف واظہار کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ مدد مانگتے ہوئے ہدایت اور صراط مستقیم کی دعا کرے گا۔

☆...... یہ عمل ہر بندہ دن ورات میں فرض نمازوں میں سترہ مرتبہ دہراتا ہے: اے اللہ! مجھے سیدھی راہ دکھا دے، اُس پر چلا دے اور اسی پر مجھے گامزن بھی فرما دے۔

غور کیجئے! اللہ کریم نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید کا آغاز سورۃ الفاتحہ سے کیا، جس میں بندہ کا اپنے رب کے تعلق بیان کیا ہے۔ اس سورۃ میں محض اپنے لیے ہدایت کی دعا نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لیے صراط مستقیم کی دعا کی گئی ہے۔

دیکھئے! اگر آپ کے خاندان، محلّہ دار، اہل شہر، ملک اور امت محمدیہ کے لوگ ہدایت اور صراط مستقیم پر نہیں تو محض انفرادی ہدایت کافی نہیں، بلکہ اپنی ہدایت اور صراط مستقیم کے ساتھ ساتھ سب لوگوں کے لیے ہدایت اور صراط مستقیم کی کوشش کرنی چاہیے۔

☆......نماز کی جماعت جس قدر بڑی ہوگی نماز کا اجر ثواب بھی اسی قدر زیادہ ہوگا۔ کیونکہ اسلام بغیر کسی امتیاز کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جماعت اور اجتماعیت کا دین ہے۔ حج، روزہ اور زکوۃ سبھی اجتماعیت کی مثالیں ہیں۔ اس لیے نماز کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کو رکن کا درجہ دیا گیا، جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ ، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ))

''میں نے نماز (فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا ہے۔ اور میرے بندے کے لیے جو وہ سوال کرتا ہے۔''

صحيح مسلم:395

......سورۃ فاتحہ میں رضائے الٰہی پر استقامت کی دعا:

اس سورۃ میں صراط مستقیم اور اللہ کی رضا پر استقامت کے لیے مدد طلب کی گئی ہے۔ عقیدہ، قول وفعل اور ہر نیک عمل میں ہدایت اور سیدھے راستے کی دعا، حق بات کی توفیق اور حق وباطل کے درمیان فرق کرنے کی صلاحیت پر اللہ تعالیٰ سے استدعا کی گئی ہے۔

☆......سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات تہجد کی نماز کس دعا کے ساتھ شروع کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ نے جواب دیا کہ آپ اس دعا کے ساتھ نماز شروع کرتے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ، اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ أَنْتَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ))

''اے اللہ! جبرائیل ومیکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے! غیب اور ظاہر کے جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں، فیصلہ فرمائے گا، جن چیزوں میں اختلاف کیا گیا ہے، ان میں اپنی رضا کے ساتھ حق کی طرف میری رہنمائی فرما، بیشک تو جسے چاہتا ہے اسے سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔''

[حسن] سنن ابو داود:767

صراطِ مُسْتقیم کے تقاضے

1......انعام یافتہ کون؟

دنیوی اسباب، جاہ وحشت، سیم وزر، بنگلے اور کوٹھیاں انعام یافتہ ہونے کی دلیل نہیں، بلکہ قرآن مجید نے نبوت و

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رسالت ،صدیقیت ، پرہیز گاری اور مقامِ شہادت چار چیزوں کونعمت قرار دیا ہے، یہی لوگ انعام یافتہ اور صراط مستقیم کی راہ پر ہیں، ان لوگوں کی صحبت ورفاقت درحقیقت صراط مستقیم پر چلنے کا بنیادی سبب ہے۔

☆......صراطِ مستقیم کے لیے منعم علیھم لوگوں کا راستہ اور طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے، یعنی جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے انعام وکرم کیا، انھیں اپنے راستے کے لیے منتخب کیا اور جن کا تذکرہ قرآن مجید میں نام لے کر فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ [النساء:69]

”اور جو اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرے تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، نبیوں اور صدیقوں اور شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں۔“

2......صراطِ مستقیم اور محبت اور اطاعتِ رسول ﷺ:

اطاعت اور محبت لازم وملزوم ہیں، وہ محبت جس میں اطاعت نہ ہو، جھوٹی ہے اور وہ اطاعت جس کی بنیاد محبت نہ ہو، دکھلاوا ہے۔ ہاں محبت واخلاص کے ساتھ عمل واطاعت میں کچھ کمی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے پورا کردے گا۔ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین سے زیادہ اچھا ساتھی کوئی نہیں اور اللہ کے فضل سے بڑی نعمت کوئی نہیں۔

رسول اللہ ﷺ سے محبت میں اخلاص اور اطاعت کی یہ برکت ہے کہ اگر عمل میں کچھ کمی بھی ہوئی تب بھی اخلاص واطاعت کی وجہ سے اتنے اونچے لوگوں کا ساتھ مل جائے گا۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو کچھ لوگوں سے محبت رکھتا ہے مگر ابھی تک (اعمال میں) ان سے نہیں مل سکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ))

”آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے اسے محبت ہوگی۔“

☆......اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا انعام یہ ہے کہ اطاعت گزاروں کو انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی معیت ورفاقت نصیب ہوگی۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو دنیا میں رسول ﷺ کے ساتھ رہنے کا بے حد شوق تھا اور جنت میں آپ کی معیت کا شوق تو حد سے زیادہ تھا۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ ، وَإِنْ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ))

”مجھے رسول اللہ ﷺ سے محبت ہے، ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے محبت ہے، لہٰذا مجھے امید ہے کہ ان کے ساتھ محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے ان کے ساتھ ہی اٹھائیں گے، گو میں ان جیسے عمل نہیں کر سکا۔“

صحيح البخاري:3688

3......صراطِ مستقیم اور دین میں استقامت:

دین کی راہ میں استقامت ثابت قدمی کو کہتے ہیں، قرآن مجید میں متعدد مقامات پر دین پر استقامت قائم کرنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن فرائض کی ادائیگی کا حکم دیا ہے، ان پر قائم رہنا اور سختی سے جمے رہنا ہی استقامت ہے۔

جب استقامت دل میں پیدا ہو جاتی ہے تو ایمان اور عقیدہ مضبوط ہو جاتا ہے، کیونکہ دل ہی ایمان کی جڑ ہے۔

استقامتِ قلب سے مراد یہ ہے کہ انسان یقین کامل کے ساتھ صحیح عقیدہ کو قبول کرے اور موت تک اسی پر ڈٹا رہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ وَ لَا تَطْغَوْا اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ [هود:112]

”پس تم ثابت قدم رہو، جیسے تمہیں حکم دیا گیا ہے اور وہ لوگ بھی جنھوں نے تیرے ساتھ توبہ کی ہے اور حد سے مت بڑھو، یقیناً جو کچھ تم کرتے ہو، اسے خوب دیکھنے والا ہے۔“

سیدنا سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اسلام میں ایک ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر میں اس کو آپ کے بعد کسی سے نہ پوچھوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو:

((آمَنْتُ بِاللهِ ، ثُمَّ اسْتَقِمْ))

”میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس پر ڈٹ جا۔“

[صحيح] مسند احمد: 15416

☆......استقامت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ دنیا کی شدید محبت ہے۔ انسان اسی محبت کے وجہ سے دین پر قائم نہیں رہ پاتا۔ نعمتوں اور آسائشوں کے بعد شیطان کا پہلا حملہ غفلت وسستی ہوتا ہے۔ نیک لوگوں کی صحبت سے انسان میں استقامتِ دین کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور ایمان کو تقویت ملتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ وہ ہمیں دین و دنیا اور تمام اعمالِ صالحہ میں استقامت نصیب فرمائے۔

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾

[اٰل عمران:08]

”اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کردے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرما، یقیناً تو ہی بڑی عطا دینے والا ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ یہ دعا کیا کرتے تھے:

((یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِی عَلَی دِینِكَ))

''اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت فرما۔''

[صحیح] سنن الترمذی:2140

4......صراطِ مستقیم پر ثابت قدمی:

دین کی نصر وحمایت اور مسلمانوں کی عزت وغیرت کا یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی دین سیدھا راستہ اور اس کے ماننے والے قابلِ احترام ہیں۔ اس دین کو شروع سے اب تک نیکوکار لوگوں کی جماعت نے منتقل کیا ہے، جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی خدمت اور نشر واشاعت کے لیے منتخب فرمایا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا﴾ [فاطر:32]

''پھر ہم نے اس کتاب کے وارث اپنے وہ بندے بنائے جنھیں ہم نے چن لیا۔''

☆......طویل اور پر مشقت سفر میں صبر، اللہ کے سچے وعدوں پر یقین اور بلا خوف وخطر دین کے احکامات پر استقامت اختیار کرنا دراصل کامیابی، فتح ونصرت اور غلبہ کی دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ﴾ [روم:60]

''پس صبر کر، یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ تجھے ہرگز ہلکا نہ کردیں جو یقین نہیں رکھتے۔''

صراطِ مُسْتقیم سے دوری کے اسباب

①......شیطان کی پیروی، صراطِ مستقیم سے دوری کا بنیادی سبب:

اللہ تعالیٰ ہی ساری مخلوقات اور انسانیت کا خالق ومالک ہے، اُسی نے دین ودنیا کی سعادت کے لیے صراطِ مستقیم بنایا ہے۔ جس میں فلاحِ دارین ہے، کیونکہ وہی عالم الغیب والشھادۃ، مدبرِ کائنات اور اُسی کا حکم چلتا ہے۔

آدم علیہ السلام کو تخلیق کرنے کے بعد جب سجدہ کرنے حکم دیا، ابلیس نے تکبر کرتے ہوئے انکار کیا، اللہ نے اپنی رحمت سے دور اور قیامت تک لعنت فرما دی۔ لیکن ابلیس نے کہا:

﴿قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ [الاعراف:16]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’اس نے کہا پھر اس وجہ سے کہ تو نے مجھے گمراہ کیا، میں ضرور ہی ان کے لیے تیرے سیدھے راستے پر (گمراہ کرنے) بیٹھوں گا۔‘‘

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ﴾ [الاعراف:18]

’’فرمایا: تو اس جنت سے نکل جا، مذمت کیا ہوا، دھتکارا ہوا، بیشک ان میں سے جو تیرے پیچھے چلے گا میں ضرور ہی جہنم کو تم سب سے بھروں گا۔‘‘

مزید ایک مقام پر فرمایا کہ تو میرے مخلص بندوں کو سیدھے راستے سے گمراہ نہیں کر سکتا۔ انسانوں اور جنات میں شیطان صفت لوگ تیرے پیروکار ہوں گے اور میں ان سب کو تیرے سمیت جہنم سے بھر دوں گا۔

﴿اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ﴾ [الحجر:40]

’’بیشک میرے بندے، تیرا ان پر کوئی غلبہ نہیں، مگر جو گمراہوں میں سے تیرے پیچھے چلے۔‘‘

☆......پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور ان کی زوجہ کو ہمیشہ کے لیے جنت میں رہنے کا حکم دیا، اور اجازت دی کہ جہاں سے چاہو کھاؤ اور پیو، لیکن یاد رکھو! اس درخت کے قریب نہیں جانا، پھر ابلیس شیطان نے وسوسہ ڈالا، جھوٹا وعدہ کیا، تسلی دیتے ہو کہا:

﴿وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۞ وَ قَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ﴾ [الاعراف:20، 21]

’’اور شیطان نے کہا: تم دونوں کے رب نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا مگر اس لیے کہ کہیں تم دونوں فرشتے بن جاؤ، یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور اس نے دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ بیشک میں تم دونوں کے لیے یقیناً خیر خواہوں سے ہوں۔‘‘

اور شیطان لعین نے آدم علیہ السلام کو ورغلایا اور جب انھوں نے پھل کھا لیا تو جنت سے نکلوا دیا:

﴿فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ﴾ [البقرۃ:36]

’’تو شیطان نے دونوں کو اس سے پھسلا دیا، پس انھیں اس سے نکال دیا جس میں وہ دونوں تھے۔‘‘

☆......غلطی سرزد ہونے کے بعد جب جنت کا لباس اتر گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾ [الاعراف:22]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’اور ان دونوں کو ان کے رب نے آواز دی: کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے منع نہیں کیا اور تم دونوں سے نہیں کہا کہ بیشک شیطان تم دونوں کا کھلا دشمن ہے۔‘‘

②......جھوٹ، صراط مستقیم سے دوری کا سبب:

صراط مستقیم سے خروج کا بنیادی سبب جھوٹ بولنا ہے، جس شخص کو جھوٹ کی لت پڑ گئی، وہ نظر فکر اور عقیدہ کی دیگر گمراہیوں میں مبتلا ہو گیا۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَإِنَّ الْـكَـذِبَ يَهْـدِي إِلَـى الْـفُـجُورِ ، وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا))

’’اور جھوٹ برائی کا راستہ دکھاتا ہے، اور برائی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے، آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ کے ہاں کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔‘‘

صحیح البخاری: 6094

③......جہالت، صراط مستقیم سے خروج کا ذریعہ:

جو شخص اپنی جہالت اور کم عقلی کی بنا پر حق کو نہ سمجھے اور اُس سے ناواقف رہے، حالانکہ اُس کے پاس جاننے اور سمجھنے کے ذرائع بھی ہوں، اور حق کو قبول کر کے عمل کرنے کا موقع بھی ہو، تو ایسا انسان حق سے دور اور صراط مستقیم کو اختیار نہیں کرسکتا۔ کیونکہ انھوں نے علم آنے کے بعد حق سے انحراف کیا اور جان بوجھ کر سچ کو چھپایا ہے۔

ایسے لوگ ضَالّین یعنی گمراہ ہیں اور اس کی بڑی مثال نصاریٰ ہیں، جس کا ذکر قرآن مجید ہے۔

﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ﴾ [الفاتحة:7]

نیز ایک مقام پر فرمایا:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوْا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا﴾ [الجمعة:5]

’’ان لوگوں کی مثال جن پر تورات کا بوجھ رکھا گیا، پھر انھوں نے اسے نہیں اٹھایا، گدھے کی مثال کی سی ہے جو کئی کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے۔‘‘

☆......لہٰذا صراطِ مستقیم کے لیے مغضوب علیھم اور ضالین لوگوں کے طریقہ اور طرزِ عمل کو ترک کرنا ضروری ہے، وگرنہ ساری کوشش رائیگاں اور نیکیاں غارت ہیں۔

④......حسد وعناد، صراط مستقیم سے گمراہی کا سبب:

یہود نبی اکرم ﷺ سے حسد وعناد رکھتے تھے، کہتے کیا اِسے اللہ تعالیٰ نے نبی بنا کر بھیجا ہے! جب کہ آج تک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سارے انبیاء اور رسول تو یہود میں آئے پھر یہ قریشی کیوں؟ ہم اس پر ایمان نہیں لائیں گے اور انھوں نے کفر کی راہ اختیار کر کے ہمیشہ کے لیے دشمنی وعداوت پر اتر پڑے، غضب پر غضب، قیامت تک لعنت، دنیا میں ذلت ومسکنت، گمراہ ہوئے اور آخرت میں شدید عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

یہود کے اسی حسد کو قرآن مجید نے یوں بیان فرمایا:

﴿بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾

[البقرۃ:90]

’’بری ہے وہ چیز جس کے بدلے انھوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا کہ اس چیز کا انکار کردیں جو اللہ نے نازل فرمائی، اس ضد سے کہ اللہ اپنا کچھ فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔ پس وہ غضب پر غضب لے کر لوٹے اور کافروں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔‘‘

☆...... جو لوگ ہٹ دھرمی کی بنا پر جانتے بوجھتے ہوئے بھی ایمان نہ لائیں اور صراطِ مستقیم کی راہ میں رکاوٹ بنیں اور منعم علیہم لوگوں کو اذیت وتکلیف دینے پر اتر آئیں تو ایسے لوگ دل ونگاہ کے اندھے اور مہر لگ چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ نُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ۝﴾ [الانعام:110]

’’اور ہم ان کے دلوں اور ان کی آنکھوں کو پھیر دیں گے، جیسے وہ اس پر پہلی بار ایمان نہیں لائے اور انھیں چھوڑ دیں گے، اپنی سرکشی میں بھٹکتے پھریں گے۔‘‘

⑤......حبِّ دنیا، خواہشات اور لذت پرستی:

جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کا علم دیا ہو۔ اس کتاب کا تقاضا یہ تھا کہ وہ اس اپنی صلاح وتقویٰ کی زندگی اختیار کرتا، لیکن معاملہ برعکس رہا۔ اس نے دنیاوی مفاد، نفس کی غلامی اور دنیا کے پیچھے پڑا رہا اور اس کی خاطر کتابِ الٰہی کو پس پشت ڈال دیا، اس طرح کہ شیطان نے اسے اپنا دوست بنا لیا اور ضلالت و گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں پہنچا دیا۔

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ﴾

[الاعراف:175]

’’اور انھیں اس شخص کی خبر پڑھ کر سنا جسے ہم نے اپنی آیات عطا کیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا، پھر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شیطان نے اسے پیچھے لگا لیا تو وہ گمراہوں میں سے ہوگیا۔‘‘

مزید ایسے مادہ پرست میں کھوئے شخص کی حالت کو بیان کرتے فرمایا:

﴿ وَ لٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ﴾ [الاعراف:176]

’’مگر وہ زمین کی طرف چمٹ گیا اور اپنی خواہش کے پیچھے لگ گیا، تو اس کی مثال کتے کی طرح ہے کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے ہانپتا ہے، یا اسے چھوڑ دے تو بھی زبان نکالے ہانپتا ہے۔‘‘

خلاصہ جمعہ

بعنوان

صراطِ مستقیم اور اس کے تقاضے

﴿وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۞ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْۤ آدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۞ وَاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ﴾ [یسن:58-59-60]

صراطِ مستقیم کیا ہے؟

صراطِ مستقیم وہ چھوٹے سے چھوٹا خط ہے جو دو نقطوں کو آپس میں ملاتا ہے، بندہ مؤمن اور اس کے معبودِ حقیقی کے درمیان یہی ’’صراطِ مستقیم‘‘ ہے۔ اس سے ہٹ کر جو بھی راستہ ہے وہ مستقیم نہیں۔

قرآن مجید، سنتِ رسول، اسلام اور حق کی پیروی سبھی صراطِ مستقیم ہے۔ کتاب وسنت ہی اسلام کا اصل الاصول ہیں، انھی دونوں میں ہدایت اور رہنمائی ہے اور انھی کو مضبوطی کے تھامنے میں نجات ہے۔

☆.....سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیدھا خط کھینچا اور فرمایا:

((هَذَا سَبِيلُ اللّٰهِ))

پھر اُس کے دائیں اور بائیں کچھ خط کھینچے اور فرمایا:

((هَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ، وَهَذِهِ السُّبُلُ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ﴾ [الانعام:153]

[حسن] مسند احمد: 4142

☆......اس لیے صراطِ مستقیم وہی ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے دعوت دی، جس پر آپ نے عمل کیا اور جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے پیروی کی۔ یہی اسلام ہے اور اسی کا نام قرآن وحدیث کی اطاعت وفرمانبرداری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ﴾ [یوسف:108]

☆......سیدنا عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے خطبہ میں فرمایا:

''سنو! میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان باتوں کی تعلیم دوں جو تمہیں معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ نے آج مجھے اس بات کا علم عطا کیا ہے اور فرمایا:

((وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ ، وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ))

صحیح مسلم:2865

صراطِ مُستقیم کی مثال:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا تو سر اوپر اور پاؤں نیچے زمین پر، وہ اسی طرح پاؤں کے بل چلتا ہے، اللہ نے آنکھیں دیکھنے کے لیے دی ہیں، وہ دیکھ کر سیدھا اور اپنے آپ کو بچا کر چلتا ہے۔ یہی سیدھی چال ہے، مگر اس کے باوجود جو انسان الٹا سر کے بل چلے تو یہ الٹی چال ہوگی، اور حماقت کی دلیل بھی۔

☆......اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم پر اور راہ ضلالت پر چلنے والوں کو ایک مثال سے اس طرح واضح فرمایا ہے:

﴿اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾

[الملك:22]

☆......سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صراط مستقیم کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا:

((ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ، وَعَلَى جَنْبَتَيْ الصِّرَاطِ سُورَانِ ، فِيهِمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ ، وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاةٌ ، وَعَلَى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ! ادْخُلُوا الصِّرَاطَ جَمِيعًا ، وَلَا تَتَعَرَّجُوا ، وَدَاعٍ يَدْعُوْ مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ ، فَإِذَا أَرَادَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

يَفْتَحُ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ، قَالَ: وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ، فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ، وَالصِّرَاطُ الْإِسْلَامُ، وَالسُّورَانِ: حُدُودُ اللّٰهِ، وَالْأَبْوَابُ الْمُفَتَّحَةُ: مَحَارِمُ اللّٰهِ، وَذَلِكَ الدَّاعِي عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ : كِتَابُ اللهِ، وَالدَّاعِي مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ: وَاعِظُ اللهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ))

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت فرمائی:

﴿وَ اللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ [یونس:25]

[حسن] مسند احمد: 17634

سُورۃ الفاتحہ کا مرکزی مضمون

......طلب ہدایت اور صراطِ مستقیم:

سورۃ فاتحہ چار حصوں پر مشتمل ہے:

① ......سب سے پہلے اللہ کی حمد وستائش، صفات باری تعالیٰ اور اُس کی عظمت وجلال کا بیان ہے۔

② ......پھر عبودیت اور بندگی کا اظہار، ہر ہر کام میں اللہ تعالیٰ سے مدد کی طلب ہے۔

③ ......اس کے بعد ہدایت مانگنے اور صراطِ مستقیم پر استقامت کی دعا ہے۔ اور انعام یافتہ لوگوں کا حوالہ دیا ہے۔

④ ......اور آخر میں صراطِ مستقیم سے دور غضبِ الٰہی کا شکار اور گمراہ لوگوں کو انعام یافتہ، ہدایت پر چلنے اور صدق دل سے صراطِ مستقیم پر استقامت کرنے والوں سے چھانٹ کر الگ کر دیا گیا ہے۔

☆......سورۃ فاتحہ میں پہلے دونوں حصے دراصل تیسرے حصے میں ہدایت طلب کے لیے بطور تمہید ہیں۔ اگر کسی انسان میں ہدایت کو حاصل کرنے کی سچی طلب ہے تو وہ سب سے پہلے حمد وثناء اور صفاتِ باری تعالیٰ، پھر اپنے بندہ ہونے کا اعتراف واظہار کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ مدد مانگتے ہوئے ہدایت اور صراط مستقیم کی دعا کرے گا۔

☆......یہ عمل ہر بندہ دن ورات میں فرض نمازوں میں سترہ مرتبہ دہراتا ہے: اے اللہ! مجھے سیدھی راہ دکھا دے، اُس پر چلا دے اور اسی پر مجھے گامزن بھی فرما دے۔

☆......نماز کی جماعت جس قدر بڑی ہوگی نماز کا اجر ثواب بھی اسی قدر زیادہ ہوگا۔ کیونکہ اسلام بغیر کسی امتیاز کے جماعت اور اجتماعیت کا دین ہے۔ حج، روزہ اور زکوۃ سبھی اجتماعیت کی مثالیں ہیں۔ اس لیے نماز کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کو رکن کا درجہ دیا گیا، جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ ، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ))

صحیح مسلم:395

......سورۃ فاتحہ میں رضائے الٰہی پر استقامت کی دعا:

اس سورۃ میں صراطِ مستقیم اور اللہ کی رضا پر استقامت کے لیے مدد طلب کی گئی ہے۔عقیدہ،قول وفعل اور ہر نیک عمل میں ہدایت اور سیدھے راستے کی دعا،حق بات کی توفیق اور حق وباطل کے درمیان فرق کرنے کی صلاحیت پر اللہ تعالیٰ سے استدعا کی گئی ہے۔

☆......سیدنا ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ رات تہجد کی نماز کس دعا کے ساتھ شروع کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ نے جواب دیا کہ آپ اس دعا کے ساتھ نماز شروع کرتے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ، اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ أَنْتَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ))

[حسن] سنن ابو داود:767

صراطِ مُسْتقیم کے تقاضے

1......انعام یافتہ کون؟

دنیوی اسباب، جاہ وحشت، سیم وزر، بنگلے اور کوٹھیاں انعام یافتہ ہونے کی دلیل نہیں، بلکہ قرآن مجید نے نبوت و رسالت، صدیقیت، پرہیزگاری اور مقام شہادت چار چیزوں کو نعمت قرار دیا ہے، یہی لوگ انعام یافتہ اور صراط مستقیم کی راہ پر ہیں، ان لوگوں کی صحبت ورفاقت درحقیقت صراط مستقیم پر چلنے کا بنیادی سبب ہے۔

☆......صراطِ مستقیم کے لیے منعم علیھم لوگوں کا راستہ اور طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے، یعنی جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے انعام وکرم کیا، انھیں اپنے راستے کے لیے منتخب کیا اور جن کا تذکرہ قرآن مجید میں نام لے کر فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ [السناء:69]

2......صراطِ مستقیم اور محبت اور اطاعتِ رسول ﷺ:

اطاعت اور محبت لازم وملزوم ہیں، وہ محبت جس میں اطاعت نہ ہو، جھوٹی ہے اور وہ اطاعت جس کی بنیاد محبت نہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہو، دکھلاوا ہے۔ ہاں محبت واخلاص کے ساتھ عمل واطاعت میں کچھ کمی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے پورا کر دے گا۔ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین سے زیادہ اچھا ساتھی کوئی نہیں اور اللہ کے فضل سے بڑی نعمت کوئی نہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو کچھ لوگوں سے محبت رکھتا ہے مگر ابھی تک (اعمال میں) ان سے نہیں مل سکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ))

☆......اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا انعام یہ ہے کہ اطاعت گزاروں کو انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی معیت ورفاقت نصیب ہوگی۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو دنیا میں رسول ﷺ کے ساتھ رہنے کا بے حد شوق تھا اور جنت میں آپ کی معیت کا شوق تو حد سے زیادہ تھا۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ، وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ))

صحيح البخاري:3688

3......صراطِ مستقیم اور دین میں استقامت:

دین کی راہ میں استقامت ثابت قدمی کو کہتے ہیں۔ جب استقامت دل میں پیدا ہو جاتی ہے تو ایمان اور عقیدہ مضبوط ہو جاتا ہے، کیونکہ دل ہی ایمان کی جڑ ہے۔ استقامتِ قلب سے مراد یہ ہے کہ انسان یقین کامل کے ساتھ صحیح عقیدہ کو قبول کرے اور موت تک اسی پر ڈٹا رہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ وَ لَا تَطْغَوْا اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ [هود:112]

سیدنا سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اسلام میں ایک ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر میں اس کو آپ کے بعد کسی سے نہ پوچھوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو:

((آمَنْتُ بِاللهِ، ثُمَّ اسْتَقِمْ))

[صحيح] مسند احمد: 15416

☆......استقامت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ دنیا کی شدید محبت ہے۔ انسان اسی محبت کے وجہ سے دین پر قائم نہیں رہ پاتا۔ نعمتوں اور آسائشوں کے بعد شیطان کا پہلا حملہ غفلت وسستی ہوتا ہے۔ نیک لوگوں کی صحبت سے انسان میں استقامتِ دین کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور ایمان کو تقویت ملتی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ وہ ہمیں دین و دنیا اور تمام اعمالِ صالحہ میں استقامت نصیب فرمائے۔

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾

[آل عمران:08]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ یہ دعا کیا کرتے تھے:

((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ))

[صحیح] سنن الترمذی:2140

4......صراطِ مستقیم پر ثابت قدمی:

دین کی نصر وحمایت اور مسلمانوں کی عزت وغیرت کا یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی دین سیدھا راستہ اور اس کے ماننے والے قابلِ احترام ہیں۔ اس دین کو شروع سے اب تک نیکوکار لوگوں کی جماعت نے منتقل کیا ہے، جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی خدمت اور نشر و اشاعت کے لیے منتخب فرمایا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا﴾ [فاطر:32]

☆......طویل اور پر مشقت سفر میں صبر، اللہ کے سچے وعدوں پر یقین اور بلا خوف وخطر دین کے احکامات پر استقامت اختیار کرنا دراصل کامیابی، فتح ونصرت اور غلبہ کی دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ﴾ [روم:60]

صراطِ مُسْتقیم سے دوری کے اسباب

①......شیطان کی پیروی، صراطِ مستقیم سے دوری کا بنیادی سبب:

آدم علیہ السلام کو تخلیق کرنے کے بعد جب سجدہ کرنے کا حکم دیا، ابلیس نے تکبر کرتے ہوئے انکار کیا، اللہ نے اپنی رحمت سے دور اور قیامت تک لعنت فرما دی۔ لیکن ابلیس نے کہا:

﴿قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ [الاعراف:16]

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ﴾

[الاعراف:18]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”فرمایا: تو اس جنت سے نکل جا، مذمت کیا ہوا، دھتکارا ہوا، بیشک ان میں سے جو تیرے پیچھے چلے گا میں ضرور ہی جہنم کو تم سب سے بھروں گا۔“

مزید ایک مقام پر فرمایا کہ تو میرے مخلص بندوں کو سیدھے راستے سے گمراہ نہیں کر سکتا۔ انسانوں اور جنات میں شیطان صفت لوگ تیرے پیروکار رہوں گے اور میں ان سب کو تیرے سمیت جہنم سے بھر دوں گا۔

﴿اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِیْنَ﴾ [الحجر:40]

☆......پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور ان کی زوجہ کو ہمیشہ کے لیے جنت میں رہنے کا حکم دیا، اور اجازت دی کہ جہاں سے چاہو کھاؤ اور پیو، لیکن یاد رکھو! اس درخت کے قریب نہیں جانا، پھر ابلیس شیطان نے وسوسہ ڈالا، جھوٹا وعدہ کیا، تسلی دیتے ہو کہا:

﴿وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَیْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِیْنَ ۞ وَ قَاسَمَهُمَآ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ﴾ [الاعراف:20، 21]

اور شیطان لعین نے آدم علیہ السلام کو ورغلایا اور جب انھوں نے پھل کھا لیا تو جنت سے نکلوا دیا:

﴿فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِیْهِ﴾ [البقرة:36]

☆......غلطی سرزد ہونے کے بعد جب جنت کا لباس اتر گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ﴾ [الاعراف:22]

②......جھوٹ، صراطِ مستقیم سے دوری کا سبب:

صراطِ مستقیم سے خروج کا بنیادی سبب جھوٹ بولنا ہے، جس شخص کو جھوٹ کی لت پڑ گئی، وہ نظر فکر اور عقیدہ کی دیگر گمراہیوں میں مبتلا ہو گیا۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا))

صحيح البخاری: 6094

③......جہالت، صراطِ مستقیم سے خروج کا ذریعہ:

جو شخص اپنی جہالت اور کم عقلی کی بنا پر حق کو نہ سمجھے اور اُس سے ناواقف رہے، حالانکہ اُس کے پاس جاننے اور سمجھنے کے ذرائع بھی ہوں، اور حق کو قبول کر کے عمل کرنے کا موقع بھی ہو، تو ایسا انسان حق سے دور اور صراطِ مستقیم کو اختیار نہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرسکتا۔ کیونکہ انھوں نے علم آنے کے بعد حق سے انحراف کیا اور جان بوجھ کر سچ کو چھپایا ہے۔

ایسے لوگ ضَالّین یعنی گمراہ ہیں اور اس کی بڑی مثال نصاریٰ ہیں، جس کا ذکر قرآن مجید ہے۔

﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ﴾ [الفاتحة:7]

نیز ایک مقام پر فرمایا:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوْا التَّوْرٰةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا﴾ [الجمعة:5]

☆...... لہٰذا صراطِ مستقیم کے لیے مغضوب علیھم اور ضالین لوگوں کے طریقہ اور طرزِ عمل کو ترک کرنا ضروری ہے، وگرنہ ساری کوشش رائیگاں اور نیکیاں غارت ہیں۔

④......حسد وعناد، صراطِ مستقیم سے گمراہی کا سبب:

یہود نبی اکرم ﷺ سے حسد وعناد رکھتے تھے، کہتے کیا اِسے اللہ تعالیٰ نے نبی بنا کر بھیجا ہے! جب کہ آج تک سارے انبیاء اور رسول تو یہود میں آئے پھر یہ قریشی کیوں؟ یہود کے اسی حسد کو قرآن مجید نے یوں بیان فرمایا:

﴿بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾

[البقرة:90]

☆...... جو لوگ ہٹ دھرمی کی بنا پر جانتے بوجھتے ہوئے بھی ایمان نہ لائیں اور صراطِ مستقیم کی راہ میں رکاوٹ بنیں اور منعم علیھم لوگوں کو اذیت وتکلیف دینے پر اتر آئیں تو ایسے لوگ دل ونگاہ کے اندھے اور مہر لگ چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ نُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴾ [الانعام:110]

⑤......حبِّ دنیا، خواہشات اور لذت پرستی:

جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کا علم دیا ہو۔ اس کتاب کا تقاضا یہ تھا کہ وہ اس اپنی صلاح وتقویٰ کی زندگی اختیار کرتا، لیکن معاملہ برعکس رہا۔ اس نے دنیاوی مفاد، نفس کی غلامی اور دنیا کے پیچھے پڑا رہا اور اس کی خاطر کتابِ الٰہی کو پس پشت ڈال دیا، اس طرح کہ شیطان نے اسے اپنا دوست بنا لیا اور ضلالت و گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں پہنچا دیا۔

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ﴾

[الاعراف:175]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مزید ایسے مادہ پرست میں کھوئے شخص کی حالت کو بیان کرتے فرمایا:

﴿ وَ لٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ
تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ﴾ [الاعراف:176]

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ تنویر الاسلام	03424449009	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03424449009	03014843312	03015989211
03034125519	03017138746	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com